REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ خاص نمبر

الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ ۳ وفا ۱۳۳۸ھش ۔ ۳ جولائی ۱۹۵۹ء نمبر ۱۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲ جولائی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آج صبح کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر آن دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا شافی و قادر خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو جلد کامل شفا بخشے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کیلئے خصوصی دعائیں اور صدقات

مبلغ اسلام مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب بخیریت ہمبورگ پہنچ گئے

ہمبورگ ۔ مغربی جرمنی (بذریعہ ڈاک) امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے اپنے تازہ خط میں اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لیے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف ہیں۔ آپ نے مزید لکھا ہے کہ جرمن احمدی احباب بھی نہایت محبت اور اخلاص کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دریافت کرتے رہتے ہیں۔

ایک جرمن احمدی خاتون نے مکرم امام صاحب مسجد ہمبورگ کو اپنے ایک حالیہ خط میں یہ اطلاع دیتے ہوئے کہ وہ حضور کی صحت یابی کے لئے خاص التزام کے ساتھ دعائیں کر رہی ہیں۔ حضور کے ساتھ دلی عقیدت اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح جرمن احمدی احباب نے صدقہ کی تحریک میں بھی بڑے اخلاص کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ چنانچہ چند دنوں میں ہی ایک سو بیس روپے کی رقم جمع ہوگئی۔ جو بطور صدقہ خرچ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ خاص فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

مکرم امام صاحب مسجد ہمبورگ نے مزید اطلاع دی ہے کہ مبلغ اسلام مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب مورخہ ۲۴ جون ۱۹۵۹ء کو کراچی سے بخیریت ہمبورگ پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت اسلام کا فریضہ کامیابی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مسٹر مجید ملک کا نیا عہدہ

کولمبو ۲ جولائی۔ حکومت پاکستان کے پرنسپل انفارمیشن آفیسر مسٹر مجید ملک کو اب کولمبو پلان کی تنظیم کا انفارمیشن آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے قبل بھارت کے مسٹر آر کے چیٹر جی اس عہدہ پر فائز ہیں جو نومبر میں واپس جا رہے ہیں ؛

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ ذیابیطس اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آجکل ہر دو امراض شدت اختیار کئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے جسم میں کمزوری اور بے چینی بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ؛

(مرزا نعیم احمد ربوہ)

تہتر ترقیاتی سکیموں کی منظوری

کراچی ۲ جولائی۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں کی صدارت میں کل اعلیٰ اختیارات کی اقتصادی کونسل نے ملک میں ترقیاتی منصوبوں پر کام کی رفتار کا جائزہ لیا۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق کونسل نے قومی ترقی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی تہتر سکیموں کی منظوری دے دی ؛

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا مزعومہ واقعہ

یہ محض نسیان کا وقتی عارضہ تھا جسے لوگوں نے کچھ کا کچھ بنا دیا

باایں ہمہ انبیاء بشریت کے لوازمات سے بالا نہیں ہوتے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

تاریخ بلکہ حدیثوں تک میں بیان ہوا ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نعوذ باللہ ایک دفعہ ایک یہودی منافق نے جس کا نام لبید بن اعصم تھا سحر کر دیا تھا۔ اور یہ سحر اس طرح کیا گیا۔ کہ ایک کنگھی میں بالوں کی گرہیں باندھ کر اور اس پر کچھ پڑھ کر اسے ایک کنوئیں میں دبا دیا گیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ آپ نعوذ باللہ اس سحر میں کافی عرصہ تک مبتلا رہے۔ اس عرصہ میں آپ اکثر اوقات اداس اور افسردہ رہتے تھے۔ اور گھبراہٹ میں بار بار دعا فرماتے تھے اور اس حالت کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپ کو ان ایام میں بہت زیادہ نسیان رہنے لگا تھا۔ حتیٰ کہ بعض اوقات آپ خیال کرتے تھے کہ میں یہ کام کر چکا ہوں مگر دراصل آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ یا بعض اوقات آپ خیال فرماتے تھے کہ میں اپنی فلاں بیوی کے گھر ہو آیا ہوں۔ مگر درحقیقت آپ اس کے گھر نہیں گئے ہوتے تھے۔ (اس تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کا یہ طریق تھا کہ اسلامی احکام کے مطابق آپ نے اپنی بیویوں کی باری مقرر کر رکھی تھی۔ اور ہر روز شام کو ہر بیوی کے گھر جا کر خیریت دریافت فرماتے تھے۔ اور بالآخر اس بیوی کے گھر پہنچ جاتے تھے جس کی اس دن باری ہوتی تھی! اوپر والی روایت میں اسی کی طرف اشارہ ہے) بالآخر خدا تعالےٰ نے ایک رویا کے ذریعہ آپ پر اس فتنہ کی حقیقت کھول دی وغیرہ وغیرہ (خلاصہ روایات بخاری و ابن سعد وغیرہ)

یہ اس روایت کا خلاصہ ہے۔ جو تاریخ اور حدیث کی بعض کتابوں میں بیان ہوئی ہے اور اس روایت کے گرد ایسے قصوں کا جال بن دیا گیا ہے کہ اصل حقیقت کا پتہ لگانا مشکل ہو گیا ہے۔ اور اگر ان سب باتوں کو قبول کیا جائے۔ تو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اور مقدس وجود ایسا ثابت ہوتا ہے۔ کہ گویا (خاکم بدہن) آپ ایک بہت کمزور طبیعت کے انسان تھے جسے کم از کم دنیا کے معاملات میں آپ کے بد باطن دشمن اپنی سحر کاری سے جس قالب میں چاہتے تھے ڈھال سکتے تھے! اور یہ کہ وہ آپ کو اپنی ناپاک توجہ کا نشانہ بنا کر آپ کے دل و دماغ پر اس طرح تصرف جمانا شروع کر دیتے تھے۔ کہ آپ نعوذ باللہ اس سحر کاری کے مقابل پر اپنے آپ کو بے بس پاتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اگر ان روایات کے متعلق معقولی اور منقولی طریق پر غور کیا جائے اور روایات کی محققانہ چھان بین کی جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک مرض نسیان کا عارضہ تھا۔ جو بعض وقتی تفکرات اور پیش آمدہ جسمانی ضعف کے نتیجہ میں آپ کو کچھ وقت کے لئے لاحق ہو گیا تھا۔ جس سے بعض بدخواہ دشمنوں نے فائدہ اٹھا کر یہ مشہور کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو بہت جلد صحت دیکر دشمنوں کے منہ کالے کر دئے اور منافقوں کا جھوٹا پراپیگنڈہ خاک میں مل گیا۔

لیکن پیشتر اسکے کہ ہم واقعہ کی اصل حقیقت پر بحث کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سحر کی کسی قدر تشریح کر دی جائے سو جاننا چاہئے کہ سحر ایک عربی لفظ ہے جس کے بنیادی معنی ایسی بات کے ہیں جس کا سبب تو مخفی ہو مگر اس کا نتیجہ ظاہر میں نظر آئے۔ چنانچہ لغت والے لکھتے ہیں کہ السحرما لطف ماخذہ ودق (اقرب الموارد) یعنی سحر اسے کہتے ہیں جس کا ماخذ مخفی ہو۔ اور پس پردہ رہے اور صرف اس کے اثرات نظر آئیں چنانچہ اس بنیادی معنی کی بناء پر سحر کے معروف معنی حسب ذیل سمجھے جاتے ہیں:۔

(۱) کسی باطل چیز کو ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ حق کی صورت میں ظاہر کرنا۔

(۲) دوسروں کو دھوکا دینے کے لئے کسی بات میں باریک حیلہ سازی یا ہاتھ کی پھرتی یا شعبدہ بازی کا طریق اختیار کرنا۔

(۳) کسی غرض کے حصول کے لئے فتنہ و فساد پیدا کر کے اس کا سہارا ڈھونڈنا۔

(۴) چلدی پر سونے کا پانی چڑھانا یا کوئی ایسا رنگ چڑھانا جس سے وہ بظاہر سونا نظر آئے

(۵) ایسے مؤثر اور فصیح و بلیغ رنگ میں کلام کرنا کہ سننے والا شخص دنگ رہ جائے یا دھوکا کھا جائے۔

(۶) علم توجہ یعنی ہپنوٹزم کے ذریعہ کسی دوسرے انسان کے دل و دماغ پر یا کسی دوسری چیز پر کوئی وقتی اثر پیدا کر دینا۔

(۷) عرف عام والا جادو جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ شیطانی طاقتوں کی مدد سے بعض تصرفات کئے جاتے ہیں۔ (اقرب الموارد اور مفردات راغب)

یہ وہ سات معنی ہیں جو لغت کی رو سے یا عام محاورہ کی رو سے لفظ سحر کے ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں سے ساتویں معنی (یعنی یہ کہ شیطانی طاقتوں کی امداد سے کوئی غیر معمولی تصرف کیا جائے) تو جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والاصفات کا تعلق ہے بالکل ناقابلِ قبول اور قطعی طور پر مردود ہیں۔ دنیا بھر میں شیطانی طاقتوں کا فاتح اعظم اور افضل الرسل جس سے بڑھ کر طاغوتی قوتوں کا سر کچلنے والا نہ آج تک پیدا ہوا اور نہ آئندہ ہو گا اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ ایک ذلیل یہودی زادے کے شیطانی سحر کا نشانہ بن گیا تھا عقل انسانی کا بدترین استعمال ہے اور یہ صرف ہمارا دعویٰ ہی نہیں بلکہ خود سرور کائنات (فداہ نفسی) نے اس کی تردید فرمائی ہے۔

قال مع کلّ انسانٍ
شیطانٌ قالت عائشۃ
ومعک یارسول اللہ؟
قال نعم ولکن ربّی
اعاننی علیہ حتّی اسلم
(صحیح مسلم)

"یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے حیران ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی کوئی شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ مگر خدا نے مجھے شیطان پر غلبہ عطا فرمایا ہے حتیٰ کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو چکا ہے"

کیا اس واضح اور صریح ارشاد کے ہوتے ہوئے یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ کسی یہودی منافق نے جو قرآن کی رو سے ایک مغضوب علیہ قوم ہے اپنے شیطان کی مدد سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے بلند مرتبہ انسان پر جادو کر دیا ہو گا اور آپ اس شیطانی جادو سے متاثر ہو کر مدتوں پریشان اور مغموم اور بیمار رہے؟ ھیھات ھیھات لما یصفون۔

باقی رہے سحر کے مقدّم الذکر پانچ معنی یعنی چالاکی اور فریب کے طریق پر کسی جھوٹی بات کو سچ کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کرنا یا ملمع سازی کا طریق اختیار کرنا یا ہوشیاری کے کلام سے دوسروں کو دھوکا دینا وغیرہ وغیرہ سو یہ بات کوئی اچنبہ چیز نہیں کیونکہ وہ ہر نبی کے مقابل پر ہوتی آئی ہے اور جھوٹے لوگ حق کے مقابل پر ہر زمانہ میں ایسے باطل حربے استعمال کرتے رہے ہیں مگر خدا نے قدیر و عزیز ایسے تمام جھوٹوں کے پول کھولتا رہا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ:۔

کتب اللہ لاغلبنّ
اَنَا ورسلی۔

"یعنی خدا نے یہ بات لکھ رکھی اور مقدر کر رکھی ہے کہ ہر رسول کے زمانہ میں مَیں اور میرے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے اور کوئی شیطانی حربہ ہمارے مقابلہ پر کامیاب نہیں ہو سکتا"

اب رہے سحر کے چھٹے معنی یعنی علم توجہ اور ہپنوٹزم کے طریق پر کسی انسان یا کسی چیز پر کوئی وقتی تصرف کر کے کوئی ظاہر میں نظر آنے والی عارضی تبدیلی پیدا کر دینا۔ سو ہم اس علم کا انکار نہیں کرتے کیونکہ وہ دنیا کے مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت شدہ ہے اور قرآن مجید نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے قصہ میں قرآن فرماتا ہے:۔

فاذا حبالھم وعصیھم
یُخیّل الیہ من سحرھم
اَنّھا تسعیٰ۔

"یعنی جو ساحر لوگ موسیٰؑ کے مقابل پر آئے تھے انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں موسیٰؑ کے سامنے ڈالیں اور پھر ان کے سحر (یعنی علم توجہ کے زور) سے موسیٰؑ کے خیال میں یہ رسیاں (سانپوں کی طرح)

"ڈرتی پھرتی نظر آئیں"۔
مگر جب حضرت موسیٰ نے خدا کے حکم سے اپنا عصا پھینکا تو اس نے ان خیالی سانپوں کو آناً فاناً ملیا میٹ کر کے رکھدیا اور ساحر مغلوب ہو کر سجدہ میں گر گئے۔ چنانچہ اس تعلق میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

انما صنعوا کید ساحرٍ ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ۔

"یعنی ان ساحروں نے جو کرتب دکھایا وہ صرف سحر (یعنی علم توجہ) کی کارستانی تھی مگر نبیوں کے مقابل پر ایک ساحر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کوئی تدبیر اختیار کرے اور خواہ کسی رستے سے آئے"۔

اِس آیت کا آخری حصہ یعنی لا یفلح الساحر حیث اتیٰ حضرت موسےٰؑ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ایک عام اصول کے رنگ میں ہے اور سب رسولوں اور نبیوں کے ساتھ یکساں تعلق رکھتا ہے لیکن اگر بفرض محال اسے حضرت موسیٰؑ کے قصے سے ہی متعلق سمجھا جائے تو تب بھی اس بات کو کس طرح نظر انداز کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل اور خاتم النبیین تھے جنہوں نے فرمایا ہے اور بالکل حق فرمایا ہے کہ:۔

لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی۔

"یعنی اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ میرے وقت میں زندہ ہوتے تو انہیں بھی میرے اتباع اور میری اطاعت کے سوا چارہ نہ ہوتا"۔

تو جب حضرت موسیٰ کے بارے میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ لا یفلح الساحر حیث اتیٰ (یعنی ایک ساحر خواہ کوئی تدبیر اختیار کرے اور خواہ کسی رستے سے آئے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا)۔ تو کیا نعوذ باللہ نبیوں کے سردار اور سید الاولین والآخرین ہی ایسے رہ گئے تھے کہ مدینہ کا ایک ذلیل یہودی آپ کو ایسی سحرزدگی کا ہدف بنا کر لوگوں کی ہنسی کا نشانہ بناتا اور تجربہ کی رو سے بھی علم توجہ کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ دل و دماغ کے لحاظ سے زیادہ طاقت والا انسان کمزور طاقت والے انسان پر اثر ڈالتا ہے نہ یہ کہ ایک کمزور انسان زیادہ طاقتور انسان کو مغلوب کرلے!!!

مگر میں کہتا ہوں کہ ہمیں اس معاملہ میں بالواسطہ دلیلوں کی بھی حاجت نہیں کیونکہ قرآن مجید خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بلاواسطہ سحر کی زوردار نفی کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

نحن اعلم ...... اذ ھم نجویٰ اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلاً مسحوراً۔ انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلاً۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۴۸ و ۴۹)

"یعنی ہم جانتے ہیں ..... کہ جب یہ لوگ مخفی مشورے کرتے ہیں جب ظالم لوگ کہتے ہیں کہ اے مسلمانو تم تو ایک سحر زدہ شخص کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔ دیکھ اے رسول یہ لوگ تیرے متعلق کیسی کیسی جھوٹی مثالیں گھڑتے ہیں۔ پس وہ یقیناً گمراہ ہیں اور اس حالت میں وہ سیدھے رستہ کی طرف کبھی ہدایت کی توفیق نہیں پا سکتے"۔

اب دیکھو کہ یہ آیت کیسی واضح اور کیسی قطعی اور کیسی صاف ہے اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کافر اور ظالم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کے طریق پر سحر زدہ ہونے کا الزام لگاتے ہیں مگر خدا فرماتا ہے کہ ہم ان لوگوں کی سازشوں کو جانتے ہیں۔ یہ لوگ جھوٹے اور مفتری ہیں اور صداقت کے پاس تک نہیں پھٹکے۔ گویا ایک طرف کافروں کا جھوٹا الزام بیان کیا ہے اور دوسری طرف اس کی نہایت زوردار الفاظ میں تردید فرمائی ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی شہادت ہو سکتی ہے؟۔ اور لطف یہ ہے کہ اس سورت کا نام بھی بنی اسرائیل ہے۔

تو پھر سوال ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی حقیقت کیا ہے جو صحیح بخاری تک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی بیان ہوا ہے۔ سو اگر واقعہ کے سیاق سباق اور یہودیوں اور منافقوں کے طور طریق کو مدنظر رکھ کر غور کیا جائے تو اس واقعہ کی حقیقت کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں رہتا۔ سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہیئے کہ اس مزعومہ سحر کا واقعہ صلح حدیبیہ کے بعد کا ہے (دیکھو طبقات ابن سعد) جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رؤیا کی بنا پر عمرہ کی غرض سے مکہ تشریف لے گئے تھے مگر رستہ میں قریش کے روکنے کی وجہ سے بظاہر ناکام لوٹنا پڑا۔ یہ ظاہری ناکامی ایک ایسا بھاری صدمہ تھی کہ کافروں اور منافقوں نے تو مذاق اور طعن و تشنیع سے کام لینا ہی تھا بعض مخلص مسلمان حتیٰ کہ [illegible] حدیث میں آتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے بلند پایہ بزرگ بھی اس ظاہری ناکامی کی وجہ سے وقتی طور پر متزلزل ہو گئے تھے (دیکھو بخاری وغیرہ) ان حالات کا کمزور طبیعت کے لوگوں کے ابتلا کے خوف کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر طبعاً کافی اثر تھا اور آپ کچھ عرصہ تک بہت فکرمند رہے اور لازماً اس فکر کا اثر آپ کی صحت پر بھی پڑا اور آپ اس گھبراہٹ میں خدا کے حضور کثرت سے دعائیں فرماتے تھے جیسا کہ حدیث کے الفاظ دعا و دعا وغیرہ میں اشارہ ہے۔ تا کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کی وجہ سے اسلام کی ترقی میں کوئی وقتی روک نہ پیدا ہونے پائے۔ یہ اسی قسم کی دعا تھی جیسی کہ آپ نے بدر کے میدان میں خدا کی طرف سے کامیابی کا وعدہ ہونے کے باوجود دشمن کی ظاہری طاقت کو دیکھ کر فرمائی تھی کہ اللّٰھم ان تھلک ھٰذہ العصابۃ لا تعبد فی الارض۔

اس پر مزید اتفاق یہ ہوا کہ آپ نے انہی فکر کے ایام میں اپنے سر مبارک میں درد وغیرہ کے دفعیہ کے لئے سینگیاں بھی لگوائیں (دیکھو زاد المعاد اور فتح الباری وغیرہ) جس سے وقتی طور پر مزید ضعف پیدا ہوا جو گوشت پوست کے قانون کا لازمہ ہے۔ ان وجوہات سے آپ کے اعصاب اور آپ کی قوت حافظہ پر کافی اثر پڑا اور آپ کچھ عرصہ کیلئے مرض نسیان میں مبتلا ہو گئے جو ایک لازمہ بشری ہے جس سے خدا کے نبی تک مستثنیٰ نہیں۔ جب یہودیوں اور منافقوں نے یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آجکل بیمار ہیں اور ضعف اعصاب اور ضعف دماغ کی وجہ سے آپ کو نسیان کا مرض لاحق ہے تو انہوں نے حسب عادت فتنہ کی غرض سے یہ مشہور کرنا شروع کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے اور یہ کہ آپ کا یہ نسیان وغیرہ اسی سحر کا نتیجہ ہے اور انہوں نے اپنے قدیم طریق کے مطابق ظاہری علامت کے طور پر ایک کنوئیں کے اندر کسی کنگھی میں بالوں کی گرہیں وغیرہ باندھ کر اسے دبا بھی دیا۔

جب ان کے اِس مزعومہ سحر کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے اس فتنہ کے سدّباب کے لئے خدا کے حضور مزید دعا فرمائی اور اپنے آسمانی آقا سے استدعا کی کہ وہ اس فتنہ کے بانی مبانی کے نام اور ان کے اس مزعومہ سحر کے طریق سے آپ کو مطلع فرمائے تا آپ اس باطل سحر کا تار پود بکھیر سکیں۔ چنانچہ خدا نے آپ کی مضطربانہ دعاؤں کو سُنا اور ذیل کی رؤیا کے ذریعہ آپ پر اصل حقیقت کھول دی:۔

عن عائشۃ قالت سُحِرَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ انہ لیخیل الیہ انہ یفعل الشیٔ وما فعلہ وفی روایۃ کذا یخیل الیہ انہ یاتی اھلہ ولا یاتی حتیٰ اذا کان ذات یوم وھو عندی دعا اللہ ودعاہ (وفی روایۃ دعا ودعا) ثم قال اشعرتِ یا عائشۃ ان اللہ قد افتانی فیما استفتیتہ فیہ۔ قلتُ وما ذاک یا رسول اللہ۔ قال جاءنی رجلان فجلس احدھما عند رأسی والاٰخر عند رجلی ثم قال احدھما لصاحبہ ما وجع الرجل۔ قال مطبوبٌ قال ومن طبّہ قال لبید بن الاعصم یھودی من بنی زریق وفی روایۃ وکان منافقاً قال فیما ذا۔ قال فی مشطٍ ومشاطۃ و جفّ طلعۃ ذکرٍ قال فاین ھو قال فی بئر ذروان قالت فذھب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اناسٍ من اصحابہ الی البئر فنظر الیھا وعلیھا نخل ثم رجع الی عائشۃ فقال واللہ لکان ماءھا نقاعۃ الحناء ولکانّ نخلھا رؤس الشیاطین۔ قلتُ یا رسول اللہ افاخرجتہ (وفی روایۃ استخرجتہ) قال لا اما انا فقد عافانی اللہ وشفانی وخشیتُ ان اثور علی الناسِ منہ شراً و امر

بھا قد نفث۔

(بخاری ابواب السحر)

قرآن کے اصولی ارشاد کہ لا یفلح الساحر حیث اتی (یعنی نبیوں کے مقابل پر کوئی ساحر کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کسی رنگ میں اور کسی جہت سے حملہ آور ہو) اور پھر قرآن کے اس قطعی فیصلہ کی روشنی میں کہ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا اور پھر خود اس حدیث کے الفاظ اور انداز بیان اور محاورہ پر غور کرنے کے نتیجہ میں بخاری کی یہ روایت یقیناً حکایت عن الغیر کے رنگ میں سمجھی جائے گی جس میں بظاہر کلام کرنے والا اپنی طرف سے کلام کرتا ہے مگر حقیقۃً مراد یہ ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ یوں کہتے ہیں اور اس طرح اس روایت کا ترجمہ یہ بنتا ہے:۔

"حضرت عائشہ رضی روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا۔ (یعنی دشمنوں نے مشہور کر دیا کہ آپ کو سحر کر دیا گیا ہے) حتیٰ کہ ان ایام میں آپ بعض اوقات خیال فرماتے تھے کہ آپ نے فلاں کام کیا ہے حالانکہ درحقیقت نہیں کیا ہوتا تھا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ بعض اوقات خیال کرتے تھے کہ میں اپنی فلاں بیوی کے گھر ہو آیا ہوں حالانکہ آپ اس کے گھر نہیں گئے ہوتے تھے۔ انہی ایام میں آپ ایک دن میرے مکان میں تھے اور آپ گھبراہٹ میں بار بار خدا کے حضور دعا فرماتے تھے۔ اس دعا کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی؟۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا (خواب میں) میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ (یہ اندازِ گفتگو بھی حکایت عن الغیر کی تائید کرتا ہے) دوسرے شخص نے (فتنہ پردازوں کے خیال کے مطابق) جواب دیا یہ وہی ہے جسے سحر کیا گیا ہے۔ اس پر پہلے شخص نے پوچھا۔ اسے کس نے سحر کیا ہے؟۔ دوسرے نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم یہودی نے سحر کیا ہے جو بنی زریق کا حلیف ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ وہ منافق تھا) اس پر پہلے شخص نے پھر سوال کیا۔ کس چیز کے ذریعہ سحر کیا گیا ہے؟ دوسرے نے کہا ایک کنگھی میں سر کے بالوں کی گرھیں باندھ کر اور اسے ایک نر کھجور کی خشک شاخ میں لپیٹ کر رکھا گیا ہے۔ پوچھنے والے نے سوال کیا۔ یہ کنگھی وغیرہ کہاں رکھی ہے؟۔ دوسرے نے جواب دیا وہ ذروان کے کنوئیں میں رکھی ہے۔ اس خواب کے بعد آپ اپنے بعض صحابہ کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اس کا معائنہ فرمایا۔ اس پر کھجوروں کے کچھ درخت اُگے ہوئے تھے (یعنی وہ اندھیرا سا کنواں تھا) پھر آپ حضرت عائشہ رضی کے پاس واپس تشریف لائے اور ان سے فرمایا۔ عائشہ میں اسے دیکھ آیا ہوں۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی کے پانی کی طرح سرخی مائل ہو رہا ہے (یہودیوں کا طریق تھا کہ لوگوں کی نظروں کو دھوکا دینے کیلئے ایسے کنوئیں کے پانی کو رنگ دیتے تھے) اور اس کے کھجور کے درخت تھوہر کے درختوں کی طرح مکروہ نظر آتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا۔ آپ نے اس کنگھی وغیرہ کو باہر نکلوا کر پھینک کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا خدا نے مجھے محفوظ رکھا اور مجھے شفا دیدی تو پھر میں اسے باہر پھینک کر لوگوں میں ایک بُری بات کا چرچا کیوں کرتا (جس سے کمزور طبیعت کے لوگوں میں سحر کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونے کا اندیشہ تھا) پس اس کنوئیں کو دفن کر کے بند کروا دیا گیا ہے"۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ حکایت عن الغیر (یعنی گفتہ آید در حدیث دیگراں) کا طریقِ کلام عربوں میں عام رائج تھا بلکہ خود قرآن مجید نے بھی بعض جگہ اس طرزِ کلام کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ دوزخیوں کو مخاطب کر کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذُق انک انت العزیز الکریم۔ (سورہ دخان آیت ۵۰)

"یعنی اے جہنم میں ڈالے جانے والے شخص تو خدا کے اس عذاب کو چکھ بے شک تو بہت عزت والا اور بڑا شریف انسان ہے"

اس جگہ یہ مراد ہرگز نہیں کہ نعوذ باللہ خدا دوزخیوں کو معزز اور شریف خیال کرتا ہے بلکہ حکایت عن الغیر کے رنگ میں مراد یہ ہے کہ اے وہ انسان جسے اس کے ساتھی اور وہ خود معزز اور شریف خیال کرتے تھے تو اب خدا کے آگ کے عذاب کا مزا چکھ۔ بعینہٖ یہی رنگ اس رؤیا میں ان دو آدمیوں یا دو فرشتوں نے اختیار کیا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رؤیا میں نظر آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے جب یہ کہا کہ اس شخص کو سحر کیا گیا ہے تو ان کی مراد یہ نہیں تھی کہ ہمارے خیال میں سحر کیا گیا ہے مگر مراد یہ تھی کہ لوگ کہتے ہیں اسے سحر کیا گیا ہے۔ اور خواب کی اصل غرض و غایت اس کے سوا کچھ نہیں تھی کہ جو چیز ان خبیثوں نے چھپا کر ایک کنوئیں میں رکھی ہوئی تھی اور اس کے ذریعہ وہ اپنے ہم مشرب لوگوں کو دھوکا دیتے تھے اسے خدا اپنے رسول پر ظاہر کر دے تا ان کے اس مزعومہ سحر کو ملیا میٹ کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان کے سحر کا آلہ سپردِ خاک کر دیا گیا اور کنوئیں کو پاٹ دیا گیا۔ اور بالواسطہ طور پر اس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا یہ فکر بھی کہ یہ لوگ اس قسم کی شرارتیں کر کے سادہ مزاج لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں زائل ہو گیا اور یہ خدائی وعدہ بڑی آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا کہ:۔

لا یُفلح الساحر حیث اَتیٰ۔

"یعنی ایک ساحر خواہ کوئی سا طریق اختیار کرے وہ خدا کے ایک نبی کے مقابل پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا"

بہرحال اُوپر والی حدیث سے ذیل کی باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔

(۱) یہ کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کے بعد جبکہ بعض وجوہ سے طبعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کی لغزش کے خیال سے کافی فکر مند تھے اور انہی ایام میں آپ نے دردوں کے دفعیہ کی غرض سے اپنے سر مبارک میں سینگیاں بھی لگوائی تھیں۔ آپ کچھ عرصہ کے لئے نسیان کی مرض میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور آپ کئی دنیوی باتیں جو گھریلو معاملات سے تعلق رکھتی تھیں بھول جاتے تھے۔

(۲) آپ کی اس حالت کو دیکھ کر یہودیوں اور منافقوں نے جو ہمیشہ ایسی باتوں کی آڑ لیکر اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام کو بدنام کرنا چاہتے تھے یہ مخفی چرچا شروع کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے۔ ان کا یہ چرچا ایسا ہی تھا جیسا کہ انہوں نے غزوہ بنی مصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی کو بدنام کرنا شروع کر دیا تھا اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تلخ کرنے کی ناپاک کوشش کی تھی۔

(۳) اس مزعومہ سحر کی ظاہری علامت کے طور پر تاکہ سادہ طبع لوگوں کو زیادہ آسانی سے دھوکا دیا جا سکے۔ ان خبیث فطرت لوگوں نے ایک یہودی النسل منافق لبید بن اعصم کے ذریعہ اپنے طریق کے مطابق ایک کنگھی میں کچھ بالوں کی گرھیں باندھ کر اسے ایک کنوئیں میں دبا دیا اور مخفی گپ بازی شروع ہو گئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید پریشانی کا موجب ہوئی۔

(۴) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور گھبراہٹ اور اضطراب کے ساتھ دعائیں کیں کہ خدایا تو اپنے فضل سے اس فتنہ کا سدِ باب فرما اور مجھ پر اس کی حقیقت کو کھول دے تاکہ میں اس فتنہ کا ازالہ کر کے سادہ مزاج لوگوں کو ٹھوکر سے بچا سکوں۔

(۵) خدا تعالیٰ نے آپ کی ان دعاؤں کو سُنا اور لبید بن اعصم کی شرارت کا پول کھول دیا جس پر آپ چند لوگوں کی معیت میں اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور نہ اس کنگھی کو سپردِ خاک کر دیا بلکہ کنوئیں تک کو پاٹ دیا تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

بالآخر یہ سوال رہ جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا تعالیٰ کے ایک عالیشان نبی بلکہ افضل الرسل اور خاتم النبیین تھے آپ کو نسیان کا عارضہ کیوں لاحق

ہوا جو بظاہر فرائض نبوت کی ادائیگی میں رخنہ انداز ہو سکتا ہے۔ تو اس کے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر نبی کی **دُہری حیثیت** ہوتی ہے۔ ایک پہلو کے لحاظ سے وہ خدا کا نبی اور رسول ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ خدا کے کلام سے مشرف ہوتا اور دینی امور میں اپنے **متبعین کا استاد** قرار پاتا اور ان کے لئے اسوہ بنتا ہے۔ اور دوسرے پہلو کے لحاظ سے وہ انسانوں میں سے **ایک انسان** ہوتا ہے اور تمام ان **بشری لوازمات اور طبعی خطرات** کے تابع ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ:۔

قل انما انا بشرٌ مثلکم یوحیٰ الیّ۔

"یعنی اے رسول تو لوگوں سے کہدے کہ میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں اور تمام ان قوانین کے تابع ہوں جو دوسرے انسانوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں) ہاں میں یقیناً خدا کا ایک رسول بھی ہوں اور خدا کی طرف سے مخلوقِ خدا کی ہدایت کے لئے وحی والہام سے نوازا گیا ہوں"

اس لطیف آیت میں انبیاء کی دہری **حیثیت** کو نہایت عمدہ طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی انہیں **ایک جہت** سے دوسرے انسانوں سے ممتاز کیا گیا ہے اور **دوسری جہت** سے ان کو دوسرے انسانوں کی صف سے باہر نہیں نکلنے دیا گیا۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ انبیاء بشری لوازمات اور انسان کے طبعی خطرات سے بالا ہوتے ہیں وہ جھوٹا ہے۔ یقیناً انبیاء بھی اسی طرح بیمار ہوتے ہیں جس طرح کہ دوسرے انسان بیمار ہوتے ہیں۔ وہ **ملیریا بخار۔ ٹائیفائڈ** (ضمناً یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں تک ظاہری علامات مندرجہ حدیث و تاریخ سے پتہ چلتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض ٹائیفائڈ سے فوت ہوئے تھے) سِل۔

دق۔ دمہ۔ نزلہ۔ کھانسی نقرس۔ دورانِ سر۔ پھوڑے پھنسیاں۔ آنکھوں کا آشوب۔ جسم کے درد۔ جگر کی بیماری۔ اسہال کی بیماری

انتڑیوں کی بیماری۔ گردے کی بیماری۔ پیشاب کی بیماری۔ دانتوں کی تکلیف۔ اعصابی تکلیف۔ ذکاوتِ حس۔ گھبراہٹ اور بے چینی۔ دماغی کوفت نسیان۔ حوادث کے نتیجہ میں چوٹیں اور زخم لڑائی کی ضربات۔ وغیرہ وغیرہ

سب کی زد میں آسکتے ہیں اور آتے رہے ہیں سوائے اس کے کہ کسی خاص نبی کو خدا کی طرف سے استثنائی طور پر کسی خاص بیماری سے **حفاظت کا وعدہ** ہو۔

اگر اس جگہ کسی کو یہ خیال گذرے کہ قرآن تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ سنقرئک فلا تنسیٰ (یعنی ہم تجھے ایسی تعلیم دیں گے۔ جسے تو نہیں بھولے گا) تو پھر آپ کو **نسیان** کی بیماری کس طرح ہو گئی؟ تو اس کے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ وعدہ صرف قرآنی وحی کے متعلق ہے نہ کہ عام۔ اور مراد یہ ہے کہ اے رسول ہم اپنی جو وحی تجھ پر اُمت کی ہدایت کے لئے نازل کریں گے اسے تو نہیں بھولے گا اور ہم قیامت تک اس کی حفاظت کریں گے۔ عام روزمرہ کی باتوں اور **دنیوی امور** یا دینی اعمال کے ظاہری مراسم کے متعلق یہ وعدہ ہرگز نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث سے ثابت ہے کہ آپ کئی موقعوں پر **بشری لازمہ** کے ماتحت بھول جاتے تھے بلکہ حدیث میں یہاں تک آتا ہے کہ آپ بعض اوقات نماز پڑھاتے ہوئے **رکعتوں کی تعداد** کے متعلق بھی بھول گئے اور لوگوں کے یاد کرانے پر یاد آیا (بخاری و مسلم) اسی طرح اور کئی موقعوں پر آپ بھول جاتے تھے۔

بلکہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے متعلق فرمایا ہے کہ میں بھی انسان ہوں اور تمہاری طرح بھول سکتا ہوں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

انما انا بشرٌ انسیٰ کما تنسون فاذا نسیتُ فذکرونی (ابو داؤد)

"یعنی میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں اور جس طرح تم کبھی بھول جاتے ہو میں بھی بھول سکتا ہوں۔ پس اگر میں کسی معاملہ میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو۔"

پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھی عام اور وقتی نسیان ہو جاتا تھا اسی طرح صلح حدیبیہ کے بعد کچھ عرصہ کے لئے بیماری کے رنگ میں نسیان ہو گیا چنانچہ یہی وہ تشریح ہے جو سحر والی روایت کے تعلق میں بعض گذشتہ علماء نے کی ہے مثلاً علامہ مازری فرماتے ہیں:۔

قد قام الدلیل علیٰ صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمعجزات شاھداتٌ بتصدیقہ واما ما یتعلق بامور الدنیا التی لم یُبعث لاجلھا فھو فی ذالک عرضۃ لما یعترض من البشر کالامراض۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۷)

"یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بے شمار پختہ دلائل موجود ہیں اور آپ کے معجزات بھی آپ کی سچائی پر گواہ ہیں۔ باقی عام دنیا کے امور جن کے لئے آپ مبعوث نہیں کئے گئے سو اس تعلق میں یہ ایک **بیماری کا عارضہ** سمجھا جائے گا جیسا کہ انسان کو دوسری بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔"

اور علامہ **ابن القصار** فرماتے ہیں:۔

الذی اصابہ کان من جنس المرض بقولہ فی اٰخر الحدیث اما انہ فقد شفانی۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۷)

"یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو یہ عارضہ **نسیان** کا پیش آیا تو یہ بیماریوں میں سے ایک بیماری تھی جیسا کہ حدیث کے ان آخری الفاظ سے ظاہر ہے کہ اللہ نے مجھے **شفا** دیدی ہے"

خلاصہ کلام یہ کہ **صلح حدیبیہ** کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حالت جسے دشمنوں کے سحر کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے وہ ہرگز **کسی سحر وغیرہ کا نتیجہ نہیں تھی** بلکہ پیش آمدہ حالات کے ماتحت **محض نسیان** کی بیماری تھی جسے بعض فتنہ پرداز لوگوں نے رسول پاک کی ذات والا صفات کے خلاف پراپیگنڈے کا ذریعہ بنا لیا۔ **قرآن مجید** نبیوں پر سحر کے قصہ کو دور سے ہی دھکے دیتا ہے۔ **عقلِ انسانی** اسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ **حدیث** کے الفاظ اس تشریح کو جھٹلاتے ہیں جو اس پر مڑھی جا رہی ہے۔ اور خود **سرورِ کائنات** افضل الرسل کا ارفع مقام سحر والے قصہ کے تار و پود کو بکھیر رہا ہے۔ فبایّ حدیثٍ بعد ذالک یؤمنون۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ

بروز جمعہ بتاریخ ۲۶ ؍ جون ۱۹۵۹ء

نوٹ۔ اس جگہ یہ نوٹ کرنا بھی خالی از فائدہ نہ ہو گا کہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی روایت کے مطابق سیرۃ المہدی حصہ اول کی روایت نمبر ۵ میں مذکور ہے ایک دفعہ ایک متعصب ہندو جو گجرات کا رہنے والا تھا۔ قادیان آیا تھا اور وہ علم توجہ یعنی ہپنوٹزم کے سحر کا بڑا ماہر تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں حاضر ہو کر آپ پر خاموشی کے ساتھ توجہ ڈالنی شروع کی تا کہ آپ سے بعض نازیبا حرکات کرا کے آپ کو لوگوں کی ہنسی کا نشانہ بنائے مگر جب اس نے آپ پر توجہ ڈالی تو وہ چیخ مار کر بھاگا۔ اور جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں یہ کیا ہوا تھا تو اس نے جواب دیا کہ جب میں نے مرزا صاحب پر توجہ ڈالی تو مجھے یوں نظر آیا کہ میرے سامنے ایک **خوفناک شیر** کھڑا ہے جو مجھ پر حملہ کرنے والا ہے اور میں اس سے ڈر کر بھاگ نکلا۔ تو جب خادم کا یہ مقام ہے تو آقا کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپ نعوذ باللہ ایک یہودی کے ہپنوٹزم کا نشانہ بن گئے تھے کس طرح قبول کیا جا سکتا ہے!!!

خاکسار

مرزا بشیر احمد

ولادت

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے عاجز کو بیس جون ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ عزیز کا نام منور احمد تجویز کیا گیا ہے نومولود مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بناوے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے متمتع کرے۔ آمین

خاکسار

ملک عبد اللطیف ستکوہی

پیپر کالونی گنپت روڈ۔ لاہور

لازمی چندوں کی وصولی کے متعلق ایک ضروری اعلان

امراء و سیکرٹری صاحبان مال کی خاص توجہ کے لئے

بعض جماعتوں کی طرف سے یہ شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بعض اصحاب سکولوں اور کالجوں کی تعطیلات کے ایام میں خصوصاً اور بعض دفعہ دوسرے ایام میں بھی تمام مقامی جماعتوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور کسی نہ کسی ذاتی یا جماعتی مقصد کے لئے افراد جماعت سے چندہ طلب کرتے ہیں۔ اور اس کی وصولی پر زور دیتے ہیں۔ اور ایسے احباب کی وجاہت اور ان کے علم و فضل کی بناء پر دوست ان سے تو انکار نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے ہنگامی چندوں کا اثر لازمی چندوں کی ادائیگی پر پڑتا ہے۔ چنانچہ لازمی چندوں کا بہت سا بقایا جماعتوں کے ذمے رہ جاتا ہے جس کی وصولی کے لئے سارا سال کوشش ہوتی رہتی ہے۔ اور باوجود تمام ذرائع اختیار کرنے کے پھر بھی کچھ نہ کچھ کمی باقی رہ جاتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک اعلان نظارت بیت المال کی طرف سے مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۹ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے جس میں دو امور کی وضاحت کی گئی تھی۔ اول یہ کہ ایسے چندوں کے لئے نظارت بیت المال کی اجازت کی ضرورت ہے اور اس پابندی کی غرض یہی ہے کہ ہر کس و ناکس کو جماعتوں سے روپیہ وصول کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ اگر نظارت بیت المال کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کسی ہنگامی چندہ کی وصولی پر اصرار کرے تو امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ اسے روک دیں۔ مجھے بھی نظارت بیت المال میں رپورٹ کرنے سے اس بے قاعدگی کا سدباب نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی امراء احباب کے ذہن نشین کرانا ضروری ہے کہ لازمی چندہ جات (چندہ عام یا حصہ آمد۔ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ) بہر حال لازمی ہیں۔ اگر کسی دوست کے ذمہ لازمی چندہ جات میں سے کسی چندہ کا بقایا ہے اور وہ بغیر بقایا ادا کرنے کے کسی دوسری طوعی تحریک میں حصہ لیتا ہے تو اس تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے اس کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی حقیقتاً وہ کسی ثواب کا مستحق ہے۔ طوعی چندوں کی حیثیت نوافل کی سی ہے وہ بے شک بہت بڑے اجر و ثواب کا موجب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انسان اپنے فرائض کی ادائیگی میں کما حقہٗ مستعدی دکھائے۔

پس احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ نیکیوں کو درجہ بدرجہ سنوار کر ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور دین کی خدمت کے لئے کوشاں ہوں۔ محض کسی کے دباؤ یا شرم کی وجہ سے فرائض چھوڑ کر نوافل کو اپنا ذریعہ نجات نہ سمجھ بیٹھیں۔ فرائض بہر حال مقدم ہیں۔ (ناظر بیت المال)

---

(۱) امتحان سول سروس آف پاکستان — آئندہ امتحان سول و خارجی سروس ۱۶ نومبر کو ہوگا۔ مراکز امتحان کراچی۔ لاہور یا ڈھاکہ۔ نیز لنڈن و واشنگٹن بشرط ضرورت۔

قواعد و ضوابط اور فارم درخواست دفتر فیڈرل پبلک سروس کمیشن کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ سے۔ نیز کسی ڈپٹی کمشنر یا پولیٹیکل ایجنٹ سے حاصل کریں۔ مکمل درخواستیں ۲۰/۸/۵۹ تک اندرون ملک سے اور ۲۴/۸/۵۹ تک بیرون پاکستان سے کراچی دفتر میں پہنچیں۔

(پاکستان ٹائمز ۲۹/۶/۵۹)

(۲) امتحان سروس آف پاکستان پروسنل — امتحان مقابلہ برائے انتخاب و تقرر کلاس ون ٹو سروسز آف پاکستان اکتوبر ۱۹۵۹ء میں زیر انتظام پبلک سروس کمیشن کراچی۔ لاہور و ڈھاکہ ہوگا وقت و تاریخوں کا اعلان پھر کسی وقت۔ قواعد و ضوابط امتحان طبع ہو چکے ہیں۔

(پ ٹ ۲۹/۶/۵۹) (ناظر تعلیم۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا — (۱) میری بہن بشریٰ بیگم تقریباً ۳۰ روز سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور ہماری پریشانی دور کرے۔ آمین

(بشارت احمد ٹیچر ایم۔ اے۔ سی ہائی سکول عارف والہ ضلع منٹگمری)

(۲) میری اہلیہ بعارضہ ضعف قلب شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت دردمندانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا بخشے اور میری پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

(غلام دستگیر اکاؤنٹنٹ میونسپل کمیٹی لائلپور)

رپورٹ جلسہ پنج ہتھہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مورخہ ۲۵/۶/۵۹ بروز جمعرات بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو خاکسار نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں سلطان احمد صاحب وقف جدید اور خاکسار نے پڑھیں۔ بعد ازاں مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں۔ آپ کی خدا تعالیٰ سے والہانہ عشق و محبت خدا تعالیٰ کی خاطر آپ کی غیرت۔ بعثت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی ونفسی سے عشق کے موضوع پر کی۔

دوسری تقریر خاکسار نے ایک گھنٹہ تک کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور اسلام کے حقیقی غمخوار تھے۔ آپ نے جو کچھ دنیا کے سامنے پیش کیا وہ وہی ہے جو آنحضرت ؐ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ خاکسار کے بعد تیسری تقریر مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱½ گھنٹہ تک فرمائی آپ نے نہایت موثر پیرایہ میں بیان فرمایا کہ اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جو پائیدار۔ سلامتی اور امن کی تعلیم دیتا ہے آپ نے جماعت احمدیہ کی دینی خدمات بیرونی ممالک میں مشنوں کا قیام اور مساجد کی تعمیر کا ذکر سنایا۔

آخر میں آپ نے اپیل کی کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو کر اسلام کی اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ ساڑھے گیارہ بجے شب صدر جلسہ نے اپنے صدارتی ریمارکس کے بعد جلسہ کی کارروائی بعد دعا ختم ہونے کا اعلان فرماتے ہوئے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ بیرونجات سے احمدی احباب نے بھی شمولیت کی اور مقامی غیر از جماعت حضرات نے بھی دلچسپی سے جلسہ کی کارروائی کو تا اختتام سنا۔

(نذیر احمد ناصر شاہد مربی ضلع گوجرانوالہ)

لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام ایک ہفتہ کے لئے تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کلاس ۱۲ جولائی ۱۹۵۹ء سے شروع ہو کر ۱۹ جولائی ۱۹۵۹ء کو ختم ہو گی۔

اس کلاس میں .....

- خدام کو سلسلہ کے اہم مسائل سے روشناس کرایا جائے گا
- سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء شرکت فرما کر خدام کو مستفیض فرمائیں گے۔
- جماعت کے متعدد برآوردہ اصحاب تقاریر فرمائیں گے
- قرآن کریم اور دیگر کتب سلسلہ کا سبقاً سبقاً درس دیا جائے گا۔
- بیرونجات سے شامل ہونے والے خدام کے قیام و طعام کا بندوبست مقامی مجلس کی طرف سے کیا جائے گا۔

قائدین لاہور ڈویژن اپنی اپنی مجالس میں خدام کو اس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔ توقع ہے کہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسعود احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔

معتمد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن

معرفت ۱۰ دی سائیکل ہاؤس نیلا گنبد لاہور

ولادت — برادرم مکرم مرزا محمد لطیف صاحب اکبر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے احباب نومولود کے خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا محمد سلیم اختر جامعہ احمدیہ)

"ترقیاتی کاموں کیلئے نئے ٹیکس لگانے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا"

نئے بجٹ پر گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین کی نشری تقریر

(۲)

جناب اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے ۲۹ رجولائی کی شام کو نئے سال کے صوبائی بجٹ کے متعلق ریڈیو پاکستان لاہور سے جو نشری تقریر کی تھی۔ اس کی پہلی قسط کل کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ تقریر کا بقیہ حصہ درج ذیل ہے:۔

گورنر مغربی پاکستان نے کہا "صوبے میں مالیہ کی تشخیص جو موجودہ تیزی سے بدلتے ہوئے حالات میں پہلے ہی نا واجب طور پر طویل وقفوں کے بعد ہوتی ہے۔ کافی عرصے سے نہیں ہوئی اور زرعی اجناس کی موجودہ قیمتوں کے پیش نظر تو حالیہ تشخیص بھی خاصی حد تک پرانی ہو چکی ہے۔ چنانچہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سارے صوبے میں ایک ترقیاتی محصول زمین کے مالیہ پر ۲۵ فی صد کے حساب سے یکساں بنیادوں پر لگایا جائے۔ آجکل صوبے کے بعض حصوں میں اسی طرح کا ٹیکس مختلف شرحوں سے نافذ ہے۔ اس کی بدولت مزید ڈیڑھ کروڑ روپیہ وصول ہو گا۔ ٹیکسیشن انکوائری کمیٹی نے اپنی حالیہ رپورٹ میں آبیانہ کی شرح اور زمینوں کے مالیہ کی تشخیص کی شرح میں خاصے اضافے کی سفارش کی ہے۔ اور اب اس سلسلے میں پہلا قدم اٹھایا گیا ہے۔

ترقیاتی پروگرام کی اہمیت

گورنر نے ترقیاتی پروگرام کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا۔ منصوبہ بندی کمیشن نے ملک کے لئے پندرہ سالہ کا ترقیاتی پروگرام تیار کیا ہے جس پر اخراجات کا اندازہ دو ارب، ۲ کروڑ روپے کا ہے۔ اس میں سے جو پروگرام مغربی پاکستان کے لئے مخصوص ہے۔ اس پر ہونے والے مصارف کا اندازہ ۲، کروڑ روپے کے قریب ہے۔ اس بنیاد پر سالانہ پروگرام ۵۸ کروڑ روپے کا بمقابلہ اسے قبل کے مالی سال میں اس کے مصارف ۵۵ کروڑ روپے کے تھے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ اپنے بجٹ میں اس سارے ترقیاتی پروگرام کے علاوہ کچھ مزید باتیں بھی شامل کریں۔

مسٹر اختر حسین نے کہا "سرمایہ کے بڑا حصہ میں سب سے زیادہ روپیہ بجلی اور آبپاشی کی تعمیرات کے لئے رکھا گیا ہے۔ یہ تعمیرات صوبے کی خوشحالی اور خوراک جیسے اہم مسئلے کو حل کرنے کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ یہ امر قدرے مسرت کا موجب ہے کہ چینی کی پیداوار اب ایک لاکھ ٹن ہو گئی ہے۔ حالانکہ ۱۹۵۷ء میں پیداوار اسی ہزار ٹن سے زیادہ نہیں تھی۔ اس اضافے کی بدولت ہم دوسرے ملکوں سے چینی درآمد کرنے سے بے نیاز ہو گئے ہیں"

اسی طرح ملک میں چاول کی پیداوار بھی کافی بڑھ گئی ہے۔ اور ہمارے پاس تقریباً تین لاکھ ٹن چاول بچ رہا ہے۔ جس میں سے کچھ تو مشرقی پاکستان میں استعمال کر لیا گیا۔ اور کچھ دوسرے ملکوں کو برآمد کر دیا گیا۔ اس طرح زر مبادلہ بچ بھی گیا اور مزید زر مبادلہ حاصل بھی کر لیا گیا۔ البتہ گندم کی حالت ابھی مجموعی طور پر تسلی بخش نہیں۔ اور اگرچہ آزادی کے بعد گندم کے زیر کاشت رقبے میں پچیس فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔ جو آبادی میں اضافہ کے لحاظ سے زائد ہے تاہم گندم درآمد کرنے کی ضرورت باقی ہے۔ لیکن اب اس کی مقدار کم ہو گئی ہے۔ نئے بجٹ میں زرعی ترقی پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے کی متعدد سکیموں پر خرچ کرنے کے لئے ساڑھے بارہ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ ان میں زمینوں کی اصلاح اور انہیں ہموار کرنے کے لئے مشینوں کی خرید، ٹیوب ویل لگانے کے لئے سامان کی خرید اور کپاس گندم اور چاول کے بہتر بیج تیار کرنے کی سکیمیں شامل ہیں۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ مزید ٹیوب ویل تیار کر کے انہیں چلانے کے لئے درآمد کیا ہوا ایندھن استعمال کرنے کی بجائے ان میں بجلی کے استعمال کی مزید حوصلہ افزائی اس امر سے بھی ہو گی کہ بجلی کے نرخ پندرہ پائی فی یونٹ کی موجودہ شرح سے کم کر کے بارہ پائی فی یونٹ کر دئے گئے ہیں۔

اشتمال اراضی

گورنر نے کہا "اس سلسلے کی دو اور نہایت اہم سکیموں کو بجٹ میں جزوی طور پر شامل کیا گیا ہے۔ کیونکہ ابھی تک انہیں آخری صورت نہیں دی گئی۔ یہ سکیمیں غلام محمد بیراج میں آبادکاری اور ہمارے صوبے میں وسیع پیمانے پر اشتمال اراضی سے متعلق ہیں۔ خیال یہ ہے کہ ان سکیموں کو جولائی میں آخری شکل دے دی جائے تا انہیں جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بجٹ کے علاوہ روپیہ بھی جمع کرنا ہو گا۔ مسٹر اختر حسین نے کہا آبپاشی اور بجلی کی اہم سکیموں کی تکمیل محکمہ نہر اور مغربی پاکستان میں پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کے ذریعے ہو گی۔ اس ادارے کے وسیع ترقیاتی پروگرام پر تقریباً ۳۲ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ جن میں سے ایک تہائی رقم غیر ملکی امداد اور قرضوں کی صورت میں حاصل ہو گی۔ اس پروگرام کا غالب حصہ بجلی سے متعلق ہے۔ جس کی اولین فوقیت کی سکیموں پر تقریباً بیس کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس رقوم سے منگلا میں بجلی گھر کے قیام مغربی پاکستان ہائی ٹینشن گرڈ، سیکنڈری ٹرسمیشن اور تقسیم کی سکیموں کو مکمل کیا جائے گا۔ حیدرآباد سکھر اور کوئٹہ میں تھرمل پلانٹ تعمیر ہوں گے اور رتن کینال ہائیڈل سکیمیں مکمل کی جائیں گی صوبے نے بجلی کی پیداوار کے لحاظ سے جو ترقی کی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ آزادی کے وقت کل بجلی بیس ہزار کلوواٹ سے بھی کم تھی۔ لیکن آج یہ مقدار اس سے پانچ گنا سے بھی زائد ہے۔ بجٹ میں وارسک اور ملتان کے منصوبوں کی گنجائش رکھی گئی ہے، اور ان کی تکمیل سے بجلی کی کل مقدار آزادی کے وقت ہمارے حصے میں آنے والی بجلی سے تقریباً بیس گنا بڑھ جائے گی۔

سیم اور تھور

گورنر نے کہا "مغربی پاکستان میں پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے نے پانی کے سلسلے میں جو پروگرام بنایا ہے۔ اس پر کل گیارہ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس رقم کا ایک تہائی تھور اور سیم کے انسداد کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ جن سے ہمارے صوبے کی معیشت بری طرح تباہ ہو رہی ہے۔ باقی ماندہ روپے سے ایک مرکزی ڈیزائن پول قائم کیا جائے گا۔ متبادل نہری تعمیرات مکمل کی جائیں گی راول بند کی تعمیر ہو گی۔ اور تحقیقات کے متعدد پروگرام مکمل ہوں گے۔ جن کی بنیاد پر اس ادارے کا آئندہ پروگرام طے پائے گا۔

انہار

گورنر نے بتایا محکمہ نہر کے پانی کی ترقی کے پروگرام پر تقریباً سولہ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس کے تحت مختلف دریاؤں کو آپس میں ملانے والی نہروں کی، متبادل تعمیرات غلام محمد بیراج اور تونسہ بیراج کی سکیمیں مکمل ہوں گی۔ مزید براں ڈیڑھ کروڑ روپیہ سیلاب پر قابو پانے کی سکیموں کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے پانی کے نکاس کی سکیموں پر۔ ایک کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کھلی نہروں پر اور ۲۴ لاکھ روپے کوئٹہ کے علاقے میں ٹیوب ویل اور آبپاشی کی دوسری سکیموں پر خرچ ہوں گے۔ (باقی)

معاوضہ کی کتابیں صرف تصدیق شدہ دعاوی کی صورت میں دی جائینگی

چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا کا اعلان

لاہور ۲ر جولائی۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا نے بتایا ہے۔ کہ معاوضہ کی کتابیں صرف ان دعویداروں کو دی جائیں گی جن کے دعاوی کی تصدیق ہو چکی ہے۔ چنانچہ ایسے دعویداروں کے نام معاوضہ کی کتابیں جاری کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔

سید ہاشم رضا نے کل ایک پریس ملاقات میں بتایا کہ جن دعویداروں کے کلیموں کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی۔ وہ اپنے کلیموں کی تصدیق ہوتے ہی تصدیق کا حکم پیش کریں۔ آپ نے کہا میں نے سارے مغربی پاکستان میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کے نام یہ تفصیلی ہدایات جاری کر دی ہیں کہ معاوضہ کی کتابوں میں سرکاری واجبات کا اندراج کرتے وقت کٹوتی لیکن منصفانہ جانچ پڑتال کی جائے۔ اور اگر کوئی دعویدار ان واجبات کے بارے میں کوئی اپیل وغیرہ کرنا چاہے تو متعلقہ ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر اس کی اجازت دیں۔

معاوضہ کی شرح (چالیس فیصد) کے بارے میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے کہا بر دست معاوضے کی کوئی مستقل شرح مقرر کرنا ممکن نہیں کیونکہ ابھی مہاجرین کے پیش کردہ دعاوی کی مجموعی مالیت معلوم نہیں ہو سکی۔ اور جب تک تصدیق کا کام ختم نہیں ہو جاتا معاوضہ کی کوئی قطعی سطح مقرر نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے کہا کہ فارم "اے" پیش کرنے کی (رعایتی) میعاد ۳۰ر جون کو ختم ہو چکی ہے۔ اب آبادکاری کا محکمہ کچھ عرصہ تک یہ معلوم کر سکے گا کہ آبادکاری کی سکیموں کو عملی جامہ پہناتے وقت کتنے دعویداروں کا معاملہ طے کرنا پڑے گا۔

اقتصادی و سماجی کونسل کے نائب صدر

جنیوا ۲ر جولائی۔ یہاں اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل کے اجلاس میں پاکستانی نمائندہ مسٹر جج۔ اے فاروقی کو ادارے کا نائب صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ اس سے قبل اس عہدے پر پاکستان ہی کے نمائندہ مسٹر ظہیر الدین احمد منتخب ہوئے تھے۔ مگر انہوں نے صدر کو مطلع کیا تھا۔ کہ چونکہ حکومت پاکستان نے انہیں طلب کیا ہے۔ اس لئے وہ اس کے اجلاسوں میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

نظم و نسق کی تنظیم نو کمیٹی کے ارکان

کراچی ۲ر جولائی۔ وزارت صنعت کے سیکرٹری مسٹر نصیر احمد اور وزارت خزانہ (ریونیو ڈویژن) کے سیکرٹری مسٹر ممتاز حسن کو نظم و نسق کی تنظیم نو کمیٹی کا رکن منتخب کیا گیا ہے۔ انہیں اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے سیکرٹری مسٹر اے خورشید کی جگہ مقرر کیا گیا ہے کیونکہ آخرالذکر دونوں اصحاب کو دوسرے عہدوں پر مقرر کیا جا چکا ہے۔

نہرو جولائی میں مقبوضہ کشمیر جائیں گے

نئی دہلی ۲ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو جولائی کے دوسرے ہفتے میں مقبوضہ جموں و کشمیر کا دورہ کریں گے۔ وہ ایک ہفتہ کی تعطیل منانے کے لئے ۸ر جولائی کو سری نگر پہنچ جائیں گے پنڈت نہرو نے اس سے پہلے جولائی ۱۹۵۷ء میں مقبوضہ کشمیر کا دورہ کیا تھا۔

وزیر اعظم آسٹریلیا آج کراچی پہنچیں گے

کراچی ۲ر جولائی۔ مسٹر منزر وزیر اعظم آسٹریلیا ایک دن کے دورے پر آج کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وہ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان وزیر بحالیات، مسٹر شعیب وزیر خزانہ اور مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ سے الگ الگ مختصر ملاقاتیں کریں گے۔ وہ سوا بارہ بجے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کریں گے۔ وزارت خارجہ ان کے اعزاز میں لنچ دے گی۔ بعد میں مسٹر منزر قصر صدارت میں صدارتی کابینہ کے ارکان سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ تیسرے پہر ہائی کمیشن آسٹریلیا کی طرف سے ان کے اعزاز میں پارٹی دی جائے گی۔

نئے مالکان اراضی کیلئے دو کروڑ روپے کے مزید تقاوی قرضے

جاگیرداروں سے پچیس لاکھ ایکڑ فاضل اراضی حاصل ہونے کا اندازہ

لاہور ۲ر جولائی، حکومت پاکستان نے موجودہ مالی سال میں صوبے میں کاشتکاروں کو قرضے دینے کے لئے دو کروڑ پچاس لاکھ ۹۵ ہزار روپے کی رقم مہیا کر دی ہے، اس میں سے دو کروڑ روپے کے قرضے ان کاشتکاروں کو دئے جائیں گے۔ جو زرعی اصلاحات کے نفاذ کے باعث اراضی کے مالک بن جائیں گے۔

یہ روپیہ زرعی اصلاحات کمیشن کی اس ہدایت کی تعمیل میں دیا گیا ہے کہ نئے مالکان اراضی کو مناسب سہولتیں مہیا کرنے کی خاطر انہیں وقتی قرضے دئے جائیں۔ اعلیٰ اور ترقی دادہ بیج مہیا کئے جائیں۔ کھاد دی جائے اور زرعی آلات بہم پہنچائے جائیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ زرعی بنک کے مینیجنگ ڈائریکٹر اور صوبائی کواپریٹو سوسائٹیز کے رجسٹرار نے کاشتکاروں کو وقتی قرضے مہیا کرنے سے معذوری ظاہر کی تھی زرعی کمیشن کے اندازے کے مطابق صوبے میں جاگیرداروں سے قریباً ۲۵ لاکھ ایکڑ اراضی واپس لی جائے گی۔ ان اراضی کے نئے مالکوں کو ۶۰-۱۹۵۹ء کے مالی سال میں ایک ہزار فی مزارع کے حساب سے تقاوی قرضے دینے کا تصفیہ حکومت پہلے ہی ادا کر چکی تھی۔

خریداران رسالہ خالد

مطلع رہیں کہ ماہ جولائی کا رسالہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے بجائے یکم جولائی کے ۱۱ر جولائی کو شائع ہو کر پوسٹ ہوگا۔ جن دوستوں کو ۱۵ر جولائی تک بھی رسالہ نہ ملے وہ ہمیں فوراً اطلاع دیں۔ ہم احباب سے اس تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہیں۔

(مینیجر ماہنامہ "خالد")